Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اِنَّ یَعْنِیْ سَنَاءُ مَقَامِہٖ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۵ رجب ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۰ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۰ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۰۵

جامعہ احمدیہ میں جزیرہ ماریشس پر تین روزہ سیمینار کا انعقاد

احمدیت کے نقطہ نگاہ سے جزیرہ ماریشس کی اہمیت پر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی تقریر

ماریشس کے جغرافیائی، اقتصادی اور معاشرتی حالات کے متعلق دو معلوماتی مقالے

ربوہ ۴ ہجرت / مئی۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء کی تنظیم للجمیعۃ العلمیہ کے زیر اہتمام افریقہ کے مشرقی ساحل کے قریب واقع جزیرے ماریشس کے بارے میں تین روزہ سیمینار شروع ہو گیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت ماریشس کے سابق مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے کی۔ یہ سیمینار ۴-۵-۶ ہجرت / مئی تک جاری رہے گا۔ جس میں ماریشس کے بارے میں مختلف مقالے پڑھے جائیں گے۔

مکرم مولانا اسمٰعیل منیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں ماریشس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس جگہ کو جغرافیہ والوں نے دنیا کا کنارہ قرار دیا ہے۔ اور اس ملک میں ایک جگہ پر فرانس کے نمائندوں کی طرف سے یہ بورڈ نصب ہے کہ "یہ دنیا کا کنارہ ہے۔" اس ملک میں احمدیت کی تبلیغ کا کامیابی سے پہنچنا حضرت اقدس کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ کیونکہ آپ کو یہ الہام ہوا تھا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

مولانا موصوف نے بتایا کہ اس جزیرہ کی جماعت احمدیہ کے نزدیک اہمیت یہ ہے کہ یہ وہ ملک ہے جہاں جماعت احمدیہ کا دوسرا غیر ملکی مشن ۱۹۱۵ء میں قائم ہوا تھا۔ یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کا پہلا غیر ملکی مشن برطانیہ میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعہ ۱۹۱۳ء میں کھولا گیا تھا۔ ماریشس مشن کے پہلے مبلغ صحابی حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب تھے۔ مکرم اسمٰعیل منیر صاحب نے بتایا کہ ماریشس کے ملک کی یہ بھی ایک نمایاں اہمیت ہے کہ اس ملک میں تین مبلغین تبلیغ کے لئے گئے اور پھر اس ملک کو ایک لمبے عرصہ تک یعنی ۱۹۴۹ء تک صحابہ کی صحبت حاصل رہی ہے۔ یہ اعزاز بھی بہت کم کسی ملک کو ملا ہے۔ اس کے علاوہ اس ملک کو یہ بھی اہمیت حاصل ہے کہ اس کی سرزمین میں دو مبلغین یعنی حضرت حافظ عبید اللہ صاحب اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی تدفین ہوئی۔

مکرم مولانا صاحب نے اس ملک کی دیگر اہم خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس ملک کے ذریعہ دنیا کی ایک اہم ترین زبان فرانسیسی میں حضرت اقدس کی کتب کا ترجمہ اور دیگر لٹریچر شائع ہوا ہے۔ اور قرآن کریم کے فرنچ ترجمے کی داغ بیل بھی اس ملک میں پڑی۔ اس ملک کے مخلصین کو تبلیغ اسلام کے لئے زندگیاں وقف کر کے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی ہے۔ ان میں سے ایک مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب آجکل آئیوری کوسٹ میں تبلیغ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس ملک کی ایک اور خاصیت یہ بھی ہے کہ یہاں سے غیر پاکستانی واقف ڈاکٹر جماعت کو ملے ہیں۔ اور ان میں سے ڈاکٹر نظام الدین برھن نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم شدہ ایک ہسپتال میں نائیجیریا میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا اسمٰعیل منیر صاحب نے ماریشس کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا اور جامعہ احمدیہ اور للجمیعۃ العلمیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ایک اہم ملک پر سیمینار منعقد کیا ہے۔

افتتاحی خطاب سے قبل تقریب کا آغاز ماریشس کے قومی ترانے سے ہوا جو کہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ماریشس کے دو طلباء مکرم ظفر احمد سدھن اور مکرم محمود احمد صاحب بھنو نے پڑھا۔ اس کے بعد پاکستان کا قومی ترانہ ایک پاکستانی دو انڈونیشی اور ایک ماریشس کے طالب علم نے پڑھا۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۴ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مدظلہ کی مرسلہ اطلاع بابت ۶ مئی ۱۹۸۱ء کے مطابق

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام توجہ اور درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آستانے پر سجدہ ریز ہیں۔ اور اپنی نیم شبی مضرعانہ دعاؤں میں کوئی کمی نہ آنے دیں کہ ہمارا خدا ہمارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور آپ کے بابرکت وجود کو صحت و تندرستی کے ساتھ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

امراء، اصحاب / صدران کرام کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ احسان / ۳۰ جون ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ

ہر دوست سے مئی جون میں بھی ان کی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) وصول فرمائے جائیں۔

زمیندار اصحاب سے فصل ربیع کی آمد پر ہر ماہ جون میں بھی لازمی چندہ جات (چندہ عام حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کروا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ۔ دارالشیخ غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ رجب ۱۴۰۱ھ

۱۰ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی سی معصومیت

کسی سے پوچھئے تو بھلا زندگی میں کامیابی کا کیا طریق ہے؟ دنیا کے گورکھ دھندوں میں کون کامیاب ہوتا ہے۔ اس تیز طرار اور تیز رفتار دنیا کے چلتروں سے کس کو امان ملتی ہے اور دنیا کے الٹ پھیروں سے کون بچ نکلتا ہے؟

بلا تامل جواب ملے گا کہ وہی جو تیز طرار شاطر اور چیتا پرزہ ہو۔ جس میں عیاری اور مکاری ہو۔ تجربے نے جسے اتنا محتاط بنا دیا ہو کہ پتہ بھی کھڑکے تو چونک جائے۔ غرضیکہ چالاکی اور مکاری کے سوا دنیا میں کامیابی کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ دنیا میں کامیابی کا یہ ایک نظریہ ہے۔ ایک اور بات جو اللہ تعالیٰ نے کہنا ہے۔ اور وہ بات اللہ تعالیٰ کے حضور قربت پانے کی ہے۔ اور جو مولا کے در پہ بار پا جائے اس کے لئے دنیا بھر کی دولت اور آسائشیں ہاتھ باندھے پیچھے آتی ہیں۔ وہ دنیا کو دھتکارتا ہے مگر دنیا اس کی لونڈی بنی رہتی ہے۔ کیونکہ وہ ساری دنیاؤں کے خالق کا محبوب ہو جاتا ہے۔ دین کے ساتھ ساتھ دنیا میں کامیابی کا ایک یہ بھی نظریہ ہے۔! یہ نظریہ کیا ہے۔ کیا اس میں بھی ترت پھرت کام آتی ہے۔ کیا یہاں بھی انسان کو چلتا پرزہ ہونا چاہیئے۔ کیا یہاں بھی شاطر اور گھاگ ہی کامیاب ہوتے ہیں؟ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ یہاں پر کسی تیزی اور طراری کی ضرورت نہیں۔ یہاں کسی چالاکی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس راہ میں کیا چاہیئے؟

اس زمانہ کے حکم و عدل نے اس راہ میں کامیابی کا ذریعہ یہ بتایا ہے کہ بچوں جیسی سادگی اور معصومیت اختیار کی جائے تو اس میدان میں پالا مارا جا سکتا ہے۔ یہ بات حیران کن ضرور ہے لیکن حقیقت یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب اور پیار کا میدان خود کو ایک معصوم ناسمجھ بچے کی طرح سمجھ کر ہی جیتا جا سکتا ہے۔ یہاں کوئی چالاکی کام نہیں آتی۔ کسی عیاری اور مکاری کی ضرورت نہیں۔ اپنی عقل کو بہت سمجھنا اور خود کو بہت عقلمند، سمجھدار یا چالاک سمجھنے کی یہاں پر ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں:۔

"خداوند کریم کہ جو فی الحقیقت قیوم عالم ہے اور جس کے سہارے پر سچ مچ اس عالم کی کشتی چل رہی ہے اس کی عادت قدیمہ کی رو سے یہ صداقت قدیم سے چلی آتی ہے کہ جو لوگ اپنے تئیں حقیر اور ذلیل سمجھ کر اپنے کاموں میں اس کا سہارا طلب کرتے ہیں اور اس کے نام سے اپنے کاموں کو شروع کرتے ہیں تو وہ ان کو اپنا سہارا دیتا ہے۔ جب وہ ٹھیک ٹھیک اپنی عاجزی اور عبودیت سے رو بخدا ہو جاتے ہیں تو اس کی تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں۔ غرض ہر ایک شاندار کام کے شروع میں اس مبدء فیوض کے نام سے مدد چاہنا کہ جو رحمان و رحیم ہے ایک نہایت ادب اور عبودیت اور نیستی اور فقر کا طریقہ ہے۔ اور ایسا ضروری طریقہ ہے کہ جس سے توحید فی الاعمال کا پہلا زینہ شروع ہوتا ہے جس کے التزام سے انسان بچوں کی سی سادگی اختیار کر کے ان نخوتوں سے پاک ہو جاتا ہے کہ جو دنیا کے مغرور دانشمندوں کے دلوں میں بھری ہوتی ہے۔ اور پھر اپنی کمزوری اور امداد الٰہی پر یقین کامل کر کے اس معرفت سے حصہ پا لیتا ہے کہ جو خاص اہل اللہ کو دی جاتی ہے اور بلا شبہ جس قدر انسان اس طریقہ کو لازم پکڑتا ہے جس قدر اس پر عمل کرنا اپنا فرض ٹھہرا لیتا ہے۔ جس قدر اس کے چھوڑنے میں اپنی ہلاکت دیکھتا ہے اسی قدر اس کی توحید صاف ہوتی ہے اور اسی قدر عجب اور خود بینی کی آلائشوں سے پاک ہوتا جاتا ہے۔ اور اسی قدر تکلف اور بناوٹ کی سیاہی اس کے چہرے پر سے اٹھ جاتی ہے۔ اور سادگی اور بھولا پن کا نور اس کے منہ پر چمکنے لگتا ہے۔ پس یہ وہ صداقت ہے کہ جو رفتہ رفتہ انسان کو فنا فی اللہ کے مرتبہ تک پہنچاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۲۵۶ حاشیہ)

بچوں کی سی معصومیت اور سادگی اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان خود کو محض جاہل اور ناقص خیال کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات اور ارشادات کی بجا آوری میں چوں چرا نہ کرے بلکہ جس طرح ایک معصوم بچہ اپنی ماں کے کہنے پر بلا تامل عمل کرتا ہے اور اس کے ذہن کے دور دراز کے گوشے میں بھی یہ خیال نہیں گزرتا کہ پہلے میں اس حکم پر غور کر لوں اور پھر اپنی ماں کا کہا مانوں۔!! اسی طرح سے کامیابی ہو سکتی ہے جو بلا سوچے سمجھے احکام الٰہی پر عمل کرے اس کے نتائج سے بے پرواہ ہو جائے اور تاویل اور حجت کے ذریعے سے احکام قرآنی کو ٹالنے کا راستہ اختیار نہ کرے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے معصیتوں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے ..... سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو۔ کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔"

فرمایا:۔

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین کو اختیار کرو۔ اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائیگا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

(ازالہ اوہام ص ۸۲۶ تا ۸۲۱ طبع اوّل)

غرضیکہ خدا کے پیارے اور راستباز وہ ہوتے ہیں جو سادگی، سچائی اور صفائی کے ساتھ اپنے مولا کے در پر گرے رہتے ہیں۔ وہ عبادت کریں یا دنیا کی تجارت کریں وہ نماز پڑھیں یا مال کمانے کی فکر کریں وہ روزے رکھیں یا نوکری کے کام کریں سادگی اور سچائی کا زیور ان سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتا۔ ان کو دین بھی ملتا ہے اور دنیا بھی اور سب سے بڑھ کر دل کا سکون اور قلب کی سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور وہ اپنے خدا کے سامنے ان بچوں کی طرح سوتے ہیں جو اپنی ماں کی گود میں ہوں۔ فرمایا:۔

"خدا کے مقبول اور راستباز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالیٰ کے سامنے ان بچوں کی طرح ہوتے ہیں جو ماں کی گود میں ہوں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲ طبع اوّل)

امراء اصحاب / صدران کرام کی خدمت میں

(گذارش)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ جون احسان ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہوگا۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ:۔

ہر دوست مئی۔ جون میں بھی انکی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمائے جائیں۔ زمیندار اصحاب فصل ربیع کی آمد پر ماہ مئی جون میں بھی اپنی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔ سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعتِ والدین

"فرمودات حضرت اقدس کی روشنی میں"

(مکرم سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ مقیم چوہڑکانہ)

اللہ تعالیٰ نے اولاد پر اپنے والدین کی خدمت فرض قرار دی ہے اس سے روگردانی اتنی بڑی معصیت ہے کہ جو انسان کو مستحقِ عذاب بنا دیتی ہے اور دوسرے جہان میں بھی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں ایک نومسلم کے متعلق یہ شکایت پیش ہوئی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت نہیں کرتا۔ آپ کو یہ سن کر بہت دکھ ہوا آپ نے فوراً اس نومسلم کو اپنے دستِ مبارک سے ایک خط لکھا جس میں اسے بتایا کہ والدہ کی خدمت سے روگردانی کرکے وہ بہت گناہ کا کام کر رہا ہے۔ آپ نے اسے خبردار فرمایا کہ اگر وہ والدہ کی خدمت نہیں کرے گا تو خدا اسے کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دے گا اور پھر اسے پچھتانا پڑے گا آپ کا یہ خط بے انتہا اہم ہے حضور لکھتے ہیں۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا ہے اور دل کو صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو اور دھکے بھی دیتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا اور نہ اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے

پس تم خدا سے ڈرو۔ موت کا اعتبار نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا۔ اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس خدمت کے لئے اس کو بخش دیا

سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے اور اگر باز نہ آئے تو اسکو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہے اور طاعون دنیا کو کھائے جاتی ہے ایسا نہ ہو کہ اس بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو۔ اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خدا تمہیں برکت دے گا۔

یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے تمہیں دعاؤں کے ساتھ ایک مصیبت سے پالا تھا اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی پس خدا اس گناہ سے درگذر نہیں کرے گا جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو ورنہ عذاب نزدیک ہے اس دن پچھتاؤ گے دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔

میں نے باوجود کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے خدا تمہیں اس لعنت سے بچا دے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے اگر تمہاری والدہ بدزبان ہے خراب ہے اور کیسی ہی بدخلقی کرتی ہے خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں کیونکہ اس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔ تمہاری خوش قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو اور سخت بدقسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ"

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ نومبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۴۷، ۴۸)

بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت اقدس شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ

"ان کے حق میں دعا کیا کرو۔ ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہیئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے۔ شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے

اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور میں جن سے دین کا ہرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے دل و جان سے ان کی خدمت بجا لاؤ"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۷۵)

حضور فرماتے ہیں کہ

"اس حکم

(وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ)

میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا گیا ہے کہ تو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہیئے اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

یعنی تیرے رب نے چاہا ہے کہ تو فقط اسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔

اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں سمجھایا گیا ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ انہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفل نہیں تھے اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو۔ کیونکہ وہ بھی مجازی رب ہیں۔ اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درندچرند بھی اپنی اولاد کو ان کی خوردسالی میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد ان کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوشِ ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۵)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ!

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۸)

حضرت اقدس نے ایک نووارد سے ملاقات کی اور ان کو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں

حضور نے فرمایا کہ

"توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

ایک شخص نے سوال کیا کہ یا حضرت والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض کی ہے مگر میرے والدین حضور کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ سے سخت بیزار ہیں اور میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ جب میں حضور کی بیعت کے واسطے آنے کو تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم سے خط و کتابت بھی نہ کرنا اور اب ہم تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے اب میں اس فرض الٰہی کی تعمیل سے کس طرح سبکدوش ہو سکتا ہوں۔ فرمایا کہ

"قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گذاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا

(بنی اسرائیل ع ۲)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے لئے غفور ہے

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات پیش آئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبرگیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو جب کوئی موقعہ ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے اصلاح کو مدنظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا حضرت ابراہیمؑ کو بھی ایسا واقعہ پیش آیا تھا بہرحال خدا کا حق مقدم ہے پس خدا تعالیٰ کو مقدم کرو۔ اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو اور صحت نیت کا خیال رکھو"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۰-۱۳۱)

ایک دوست نے خط کے ذریعہ اس امر کا استفسار کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے مگر مجھے میری بیوی سے کوئی رنجش نہیں میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ!

"والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہ میں کوئی اور بات تو نہیں جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی ایسا امر شروع اور ممنوع نہیں ہے جب تو وہ خود واجب الطلاق ہے۔ اصل میں بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دکھ دیتی ہیں۔ گالیاں دیتی ہیں، ستاتی ہیں بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی۔ سب سے زیادہ خواہشمند بیٹے کی گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے بڑے شوق سے ہزاروں روپے خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے ایسے لڑائی جھگڑوں میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے۔ ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر میں ناراض نہیں ہوں جب اس کی والدہ ناراض ہے تو وہ کیوں ایسی بے ادبی کے الفاظ بولتا ہے کہ میں ناراض نہیں ہوں۔ یہ کوئی سوکنوں کا معاملہ تو ہے نہیں والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی وجہ نہیں تو پھر کیوں یہ ایسی بے ادبی کرتا ہے اگر کوئی وجہ اور باعث اور ہے تو فوراً اسے دور کرنا چاہیئے خرچ وغیرہ کے معاملہ میں اگر والدہ ناراض ہے اور یہ بیوی کے ہاتھ میں خرچ دیتا ہے تو لازم ہے کہ ماں کے ذریعہ سے خرچ کرا دے اور کل انتظام والدہ کے حق میں دے والدہ کو بیوی کا محتاج اور دست نگر نہ کرے بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں پس سبب کو دور کرنا چاہیئے اور جو وجہ ناراضگی ہے اسکو مٹا دینا چاہیے اور والدہ کو خوش کرنا چاہیئے دیکھو شیر اور بھیڑیئے اور اور درندے بھی تو ہلانے سے ہل جاتے ہیں اور بے ضرر ہو جاتے ہیں دشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے اگر صلح کی جاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جاوے

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

نیز فرماتے ہیں کہ۔

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے اویس قرنی کے لئے ایسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا بظاہر یہ بات اچنبھی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گذاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویسؓ نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی ایک وہ ہیں کہ پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اسی میں ہے۔ ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۴-۲۹۵)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سالانہ تربیتی کلاس ضلع قصور

مورخہ ۹ اور ۱۰ اپریل بروز جمعرات و جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور کی طرف سے ایک دو روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس زیر صدارت شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ قصور۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ بعد ازاں مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا اس کے بعد ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ مکرم محمد یوسف صاحب نیر اور مکرم محمد صالح صاحب (مربیان سلسلہ) نے سوالات کے جواب دئے (بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کا ٹیپ سنایا گیا) اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا

اگلے روز ۱۰ اپریل بروز جمعہ صبح نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا اور نماز فجر کے بعد قرآن کریم حدیث اور ملفوظات کا درس دیا گیا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد علمی مقابلوں کا اہتمام کیا گیا بعد ازاں دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم امیر صاحب منعقد ہوا۔ اور مربیان سلسلہ اور قائد صاحب نے "سیرت حضرت اقدس" اور "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" وغیرہ کے عناوین پر خطاب فرمایا مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم مرکزی نمائندہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بعد ازاں اختتامی اجلاس کی صدارت فرمائی

مکرم ناظم صاحب تربیتی کلاس نے رپورٹ پڑھ کر سنائی اور محترم قائد صاحب کے والد محترم کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی اور دعا کے ساتھ یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس
و قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاجی قمرالدین صاحب مرحوم آف قمر آباد

(مکرم مولوی عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ مقیم قمر آباد سندھ)

محترم حاجی قمرالدین صاحب ۵ جنوری ۱۹۸۱ء کو وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپکی وفات کا جس نے بھی سنا افسردہ ہو گیا آپ تمام لوگوں میں یکساں طور پر مقبول تھے ہر ایک آپکی عزت کرتا تھا ۱۹۳۲ء کے قریب جب گورنمنٹ نے سندھ کے علاقہ کی زمینیں ٹھیکہ پر دینا شروع کیں اس وقت آپ نے قمر آباد کے ارد گرد زمین ٹھیکہ پر لی اور عزیز و اقارب کے ہمراہ یہاں منتقل ہو گئے اور پھر قمر آباد کی بنیاد رکھی گورنمنٹ کے پروگرام کا کسی کو علم نہ تھا لہذا آپ ہی تمام احباب کی مدد کرتے اور ان کے لئے ٹھیکہ کی زمین حاصل کرتے پھر جب گورنمنٹ نے یہ زمینیں فروخت کرنا شروع کیں تو آپ نے سب کی مدد کی کیونکہ کوئی بھی پڑھا لکھا نہیں تھا پھر آپ نے اپنی جیب سے پیسے خرچ کئے اور زمین خریدی اور پھر اسی زمین کو عزیز و احباب میں تقسیم کیا اور رقم آہستہ آہستہ وصول کی اگر حاجی صاحب چاہتے تو ساری زمین اپنے قبضہ میں رکھتے دوسرے سب آپ کے دست نگر ہوتے لیکن آپ کو یہ منظور نہ تھا۔

جب گورنمنٹ نے یہ زمینیں ٹھیکہ پر دیں اسی زمانہ میں محترم نواب عبداللہ خان صاحب نے قمر آباد سے تین میل کے فاصلہ شہری فارم میں زمین ٹھیکہ پر لی۔ اس زمین کی نگرانی غالباً چوہدری محمد اکرم صاحب مرحوم اور ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم (سابق امیر ضلع تھرپارکر) کے ذمہ تھی ان احباب نے محترم حاجی صاحب سے راہ و رسم بڑھائی اور آپکو تبلیغ شروع کی یہ تبلیغ کا معاملہ غالباً ۱۹۴۶ء تک چلتا رہا پھر آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو قبول کیا۔ بیعت کرنے کے بعد آپ کے خلاف ایک محاذ بن گیا آپ کی برادری چانڈیو جس کے آپ سربراہ تھے آپ کے خلاف ہو گئی اور آپکو اپنی برادری سے خارج کر دیا اور سوشل بائیکاٹ کر دیا اور مختلف طریق سے آپکو احمدیت سے ہٹانا چاہا لیکن احمدیت آپ کے دل و دماغ میں کچھ اس طرح رچ بس گئی تھی کہ آپ ان کے سامنے چٹان کی طرح ڈٹے رہے اور استقامت اختیار رکھی آخر اللہ تعالیٰ نے آپکی مدد کی اور بائیکاٹ ختم ہو گیا۔

محترم حاجی صاحب مرحوم کو احمدیت کے مرکز اول قادیان کو بھی ایک مرتبہ دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ سعادت پاکستان بننے کے بعد حاصل ہوئی۔

محترم حاجی صاحب مرحوم نے ربوہ میں جبکہ شروع میں ہی خرید لی اور آپکا یہ دستور تھا کہ ہر سال جلسہ سالانہ میں ہر صورت میں شامل ہوتے اور دو تین ماہ تک وہیں رہتے اور بزرگوں سے فیضیاب ہوتے۔ ۱۹۵۳ء میں جلسہ سالانہ پر پہلے کی نسبت زیادہ دیر ربوہ میں رکے رہے اس پر آپ کے چھوٹے بھائی مکرم حاجی کریم بخش صاحب (موجودہ صدر جماعت احمدیہ قمر آباد) کو فکر ہوئی اور طرح طرح کے وسوسوں نے ہراسا لا تو آپ عازم ربوہ ہوئے۔ وہاں کچھ دن رہے اور پھر آپ نے بھی احمدیت قبول کر لی اس طرح ایک اور ایک گیارہ والا حساب ہو گیا

۱۹۵۶ء میں کچھ اور سلسلہ بڑھا اور محترم حاجی صاحب مرحوم کی محنت و کوشش سے اس سال ان کے ۶، ۷ عزیز احمدیت میں داخل ہو گئے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے محترم حاجی صاحب مرحوم قمر آباد میں رہائش پذیر تمام لوگوں کے سربراہ تھے جیسا آپ چاہتے ویسا ہی ہوتا سب آپکی بے حد عزت کرتے چھوٹی چھوٹی باتوں کا معاملہ آپ کے پاس آتا اور بڑے بڑے معاملوں کا فیصلہ بھی آپ ہی کرتے اور سارے معاملات اس طرح نمٹاتے کہ کسی کو شکوہ نہ رہتا۔

انہی دنوں ڈاکوؤں کا ایک گروہ بہت بڑھ گیا تھا یہ گروہ جو چاہتا کرتا کسی کو ان کے آگے چوں چراں کرنے کی جرأت نہ تھی یہ گروہ ایک خط کسی گاؤں کے سربراہ کو بھیجتا اور اسمیں مطالبہ ہوتا کہ فلاں تاریخ فلاں دن اتنے ہزار رقم ہمیں مل جائے ورنہ تمہارے گاؤں کو تہس نہس کر دیں گے اور اگر کوئی تعمیل نہ کرتا تو ڈاکو ایسا کرنے سے گریز نہ کرتے۔ ایک دن ایسا ہی خط محترم حاجی صاحب کو موصول ہوا انہوں نے بیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا اہالیان قمر آباد کو جب اس خط کا علم ہوا تو سخت حیران و پریشان ہوئے سب اسی فکر میں تھے اب کیا ہو گا یہ صورت حال محترم حاجی صاحب مرحوم نے دیکھی تو ان کو تسلی دلائی کہ ہمارا کوئی کچھ نہیں لگا سکتا ہم اپنا دفاع خود کریں گے اور ڈاکوؤں کے آگے سر نہیں جھکائیں گے چنانچہ آپ نے کچھ اس طرح منصوبہ بندی کی کہ گاؤں کے چاروں طرف قلعہ کی طرح اونچی دیوار بنوائی اور اس میں حفاظت اور نگرانی کے لئے چبوترے بھی بنوائے تاکہ صورت حال کا ہر وقت صحیح طور پر جائزہ لیا جا سکے آخر محترم حاجی صاحب مرحوم کی یہ کوشش رنگ لائی ڈاکو یہ سب تیاری دیکھتے رہے اور ان کو ہمت نہ ہوئی کہ کہ وہ اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکیں اس عرصہ میں محترم حاجی صاحب دن رات نگرانی میں مصروف رہے۔

ڈاکوؤں کو محترم حاجی صاحب کی دلیری اور حسنِ تدبیر سے منہ کی کھانی پڑی

محترم حاجی صاحب صاحب بصیرت آدمی تھے ان کی نگاہ دور دور تک دیکھتی تھی ہر وقت یہی کوشش کرتے کہ کوئی نیکی ان سے رہ نہ جائے یہی وجہ تھی کہ رفاہِ عامہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے مثلاً مورو شہر میں ہائی سکول نہ تھا طلباء کو سخت پریشانی اٹھانی پڑتی آپ نے اپنی جیب سے ہائی سکول کی عمارت کے لئے دو کمرے بنوا کر دیئے اور پھر اہالیان مورو کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اس کارِ خیر میں خوشی سے حصہ لیں آخر آپ مرحوم کی کوششوں سے مورو میں ہائی سکول کا وجود عمل میں آیا۔

اسطرح قمر آباد میں مڈل سکول کی عمارت جو بہت چھوٹی تھی آپ نے مڈل سکول کے لئے چار ایکڑ رقبہ زمین کا وقف کر دیا جس میں آج کل مڈل سکول کی بہت شاندار عمارت بنی ہوئی ہے۔ اور طلباء کو ہر قسم کی سہولت میسر ہے

محترم حاجی صاحب مرحوم جماعت کے ہر مطالبہ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے چنانچہ حضرت مصلح موعود نے جب وقف جدید کے لئے زرعی زمین وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو محترم حاجی صاحب مرحوم نے فوراً ہی حضور کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آٹھ ایکڑ وقف جدید کی نذر کر دیئے یہ آٹھ ایکڑ آج بھی موجود ہیں جو بھی ان کی آمد ہوتی ہے وہ وقف جدید کو بلا تاخیر بھجوا دی جاتی ہے

مورو شہر میں جب مسجد احمدیہ کی تعمیر شروع ہوئی تو احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس موقعہ پر ایک صاحب (جو کہ مالدار تھے) نے دل میں خیال کیا کہ آج میں سب سے زیادہ مالی قربانی کا وعدہ کروں گا چنانچہ انہوں نے دوسرے لوگوں کی نسبت واقعی زیادہ رقم کا وعدہ کیا جب محترم حاجی صاحب مرحوم کی باری آئی تو آپ نے اس صاحب سے پانچ گنا زیادہ وعدہ کیا اور وہ صاحب خود ہی کہتے ہیں "میں ان کے منہ کو دیکھتا رہ گیا کہ یہ سادہ لوح ایک مرتبہ پھر ہم سے آگے بڑھ گیا ہے اور وہ آپ پر رشک کرنے لگے۔

قمر آباد میں نئی تعمیر شدہ "بشیر مسجد" میں بھی محترم حاجی صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں کمال اخلاص سے تیس ہزار (۳۰) روپے کا عطیہ دیا مرکز کے تمام مہمانوں کا بہت احترام کرتے ان سے تعاون کرتے اور ان کو راحت و سکون پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے

تربیت اولاد کے سلسلہ میں ہمہ وقت کوشش کرتے کہ ان کی اولاد صحیح اور بہتر رنگ میں تربیت حاصل کر سکے۔

ایک مرتبہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ جب قمر آباد کی زمین آپ نے خریدی اس وقت آپکی مالی استعداد اچھی تھی اور آپ ارد گرد کی ساری زمین خرید سکتے تھے پھر آپ نے کیوں ایسا نہ کیا۔ تو آپ نے جواب دیا میرے لئے اور میری اولاد کے لئے یہی زمین کافی ہے باقی آئندہ نسل کے لئے جیسا مقدر ہو گا ویسے ہی ہو گا۔ پھر مزید وضاحت اس طرح کی

شہوڑو ڈیپر (یہ اس علاقے کے بڑے رئیس اور زمیندار کا نام ہے) کی زمین اتنی زیادہ تھی کہ صبح اگر گھوڑے پر سوار ہو کر اسے دیکھنے جاتا تو شام تک بہت مشکل سے اسے دیکھ سکتا مگر جب اس نے ظلم اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور پھر اسکی اولاد

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہ روزہ تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو بمقام مسجد احمدیہ النور منعقد ہوئی۔ اطفال نے انتہائی گرمی کے باوجود بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔

افتتاحی اجلاس میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور محترم مولوی محمد علی صاحب نائب قائد ضلع کراچی نے خطاب فرمایا۔

محترم مظفر منصور صاحب و محترم ملک محمد سلیم صاحب مربیان سلسلہ۔ محترم بشیر الدین صاحب عباسی، محترم منور احمد صاحب (مربی اطفال اورنگی) نے انتہائی دلچسپ اور مفید لیکچر دیئے۔ اہم مسائل اور عقائد کے بارہ میں نوٹس لکھوائے۔ بعض امور باقاعدہ تختہ سیاہ پر لکھ کر واضح کئے۔

بیت بازی فی البدیہہ تقریر، مباحثہ، اپنی زندگی کا خدمت خلق، تبلیغ یا قبولیت دعا کا بہترین واقعہ سنانا کے مقابلے ہوئے بچوں نے انتہائی ذہانت کا مظاہرہ کرکے کارکنان کو حیرت میں ڈال دیا۔

کتابچہ دینی معلومات میں سے امتحان (۷۰ نمبر کا تحریری، ۳۰ نمبر کا زبانی) ہوا جس میں اوّل آنے والے طفل کے لئے ایک خوبصورت گھڑی انعام مقرر تھی۔ عزیزم محمد طفیل کو اس کا مستحق قرار دیا گیا۔ انعام سالانہ اجتماع کے موقع پر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

جملہ اطفال سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھوائے گئے۔ نماز مترجم، عہد اطفال، کلمہ مع ترجمہ زبانی یاد کروایا گیا۔ حفظان صحت کے موضوع پر مفید تقریر ہوئی۔ ایک ماہر خادم نے ورزش اور سیلف ڈیفنس کے کچھ مظاہرے دکھائے۔ اس بارہ میں ایک تقریر کی جس کے بعد بچوں نے اس بارہ میں بڑی دلچسپی سے سوالات کئے۔

مجالس اطفال کے مابین ایک فٹ بال ٹورنامنٹ ہوا۔ مجلس اورنگی ٹاؤن نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ بعض نمایاں طور پر ذہین اطفال اور کارکنان کے انٹرویوز پیش کئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور مرکز کی تازہ ترین تحریکات سے اطفال کو متعارف کروایا گیا اور انہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کلاس کو بچوں کی مزید ترقیات کیلئے پیش خیمہ بنائے۔ جملہ کارکنان جنہوں نے اس سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

(ناظم اطفال، خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

دعائے مغفرت

(۱) میرے چھوٹے بھائی مکرم محمد طفیل صاحب کی اہلیہ محترمہ امۃ المنان صاحبہ دختر مکرم مولوی احمد دین صاحب آف گجر ضلع ساہی وال ۲۴ اپریل کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(محمد اسحٰق۔ کھٹی چک ۳۲۹ ضلع وہاڑی)

(۲) عزیزم شیخ محمد مجید صاحب قمر فیصل آباد کی دختر عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ ۲۸/۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء کی درمیانی شب بعارضہ بلڈ پریشر اور فالج ۴ یوم مبتلا رہنے کے بعد امریکن ہسپتال گلبرگ لاہور میں وفات پائیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

شاہدہ بیگم مرحومہ میری پوتی اور برادرم شیخ محمد عنایت اللہ انور مربی کے فرزند عزیزم شیخ نسیم احمد صاحب کی اہلیہ تھی۔ مرحومہ کی عمر ۲۲ سال کے قریب تھی اور صرف ایک بچے کی والدہ تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و رحم سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق اور صدمہ برداشت کرنے کی ہمت بخشے آمین

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مریدکے)

حضور ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کے حصول کے لئے نمایاں وعدہ جات

سال ۴۷ء ..... (قسط ۵)

۱- مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم بذریعہ چوہدری داؤد احمد صاحب پیلو دل سیدیاں		۱۲۲۰ — ۰۰
۲- " " فضل احمد صاحب عثمان والا		۱۲۷۰ — ۰۰
۳- " منیر احمد صاحب	"	۱۰۵۰ — ۰۰
۴- " مہر بشیر محمد صاحب سیال ایڈووکیٹ جھنگ صدر		۵۰۰ — ۰۰
۵- " ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مظہر	احمد نگر	۵۲۵ — ۰۰
۶- " مہر جمیل احمد صاحب	"	۵۳۵ — ۰۰
۷- " میاں نذیر احمد صاحب	کوٹ قاضی	۵۵۰ — ۰۰
۸- " میاں نور احمد صاحب	"	۵۵۰ — ۰۰
۹- " میاں نور شاہ صاحب	شورکوٹ شہر	۵۰۰ — ۰۰
۱۰- " کریم احمد صاحب		۵۳۰ — ۰۰
۱۱- " چوہدری نصیر احمد صاحب کیپٹن	ٹبالہ کالونی فیصل آباد	۱۵۰۰ — ۰۰
۱۲- " " نثار احمد صاحب	"	۱۰۱۰ — ۰۰
۱۳- " ظفر اللہ خان صاحب چیمہ	پیپلز کالونی فیصل آباد	۱۰۱۰ — ۰۰
۱۴- " میاں غلام احمد صاحب انصاف کمپنی	"	۲۴۰۰ — ۰۰
۱۵- " شیخ لئیق احمد صاحب	"	۲۴۰۰ — ۰۰
۱۶- " شیخ نذیر احمد، سلیم احمد صاحبان	"	۱۰۲۵ — ۰۰
۱۷- " رانا محمد افضل خان صاحب	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۸- " شیخ محمود احمد صاحب امین آبادی	"	۱۳۱۰ — ۰۰
۱۹- " شیخ بشیر احمد صاحب	"	۱۲۶۹ — ۰۰
۲۰- " شیخ عبد المجید صاحب	جناح کالونی فیصل آباد	۱۱۵۰ — ۰۰

(باقی) (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری گزارش

حضرت فضل عمر المصلح الموعود کی تصانیف کی ایک ایک جلد ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں محفوظ رکھنا مطلوب ہے۔ آپ کی تصانیف میں سے بہت سی کتب بازار میں دستیاب نہیں ہیں۔ ایسی چند ایک کتب کے نام درج ذیل ہیں۔ جو دوست ان میں سے جو کتابیں ادارہ ہذا کو قیمتاً یا ہدیتہً عطا فرما سکتے ہوں عطا فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

۱- احمدیت یا حقیقی اسلام (اردو)
۲- اسلام میں اختلافات کا آغاز
۳- انوار خلافت
۴- آئینہ صداقت۔
۵- اسلام اور ملکیت زمین
۶- آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے پروگرام پر ایک نظر
۷- اسوہ حسنہ۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء
۸- "الموعود" تقریر ۱۹۴۴ء
۹- الکفر ملۃ واحدۃ
۱۰- اسلام جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر اہل بخارا اور پالیٹیکل کمیشن کے نام مورخہ ۱۹۴۴ء
۱۱- اسلام کا آئین اساسی
۱۲- بولشویک علاقہ میں تبلیغ احمدیت
۱۳- پردہ کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ایک ضروری خطبہ
۱۴- تعلق باللہ۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء
۱۵- تقدیر الٰہی۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۹ء
۱۶- تعلیم العقائد والاعمال
۱۷- تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے
۱۸- تفسیر کبیر تمام جلدیں۔
۱۹- ٹرکی کا مستقبل
۲۰- چشمہ ہدایت تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء
۲۱- الحجۃ الدامغۃ والمھمۃ الکبریٰ فی تکوین وحدۃ العالم الاسلامی۔ ۲۲- حضرت اقدس کے کارنامے تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء۔ ۲۳- حقائق القرآن۔ درسوں کا مجموعہ ۱۹۱۸ء۔ ۲۴- حقیقۃ الرؤیا (تقریر ۱۹۱۷ء)
۲۵- فلسطین کے متعلق خطبہ کا عربی ترجمہ ۱۹۴۸ء۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

از یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء

(۱۲)

اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب	دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰ — ۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں	" "	۲۰ — ۰۰
میاں ناصر احمد صاحب	" "	۱۰ — ۰۰
عبدالغفور صاحب بھٹی	" "	۱۱۰ — ۰۰
عرفان احمد صاحب بدر	دارالصدر غربی "	۱۲ — ۰۰
اہلیہ ناصرہ باجوہ صاحبہ	" "	۱۰ — ۰۰
امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ منجانب والدہ مرحومہ	" "	۳۰ — ۰۰
" " " " والد مرحوم	" "	۳۰ — ۰۰
" " " " انیس احمد خان صاحب جرمنی	" "	۳۰ — ۰۰
" " " " خود	" "	۱۰ — ۰۰
ظفر احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب مرحوم	" "	۴ — ۰۰
منیر نواز صاحب	" "	۲۰ — ۰۰
بشریٰ سلطانہ بیگم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب	" "	۵۰ — ۰۰
عبدالعزیز صاحب کھوکھر	" "	۵۲ — ۰۰
نور احمد صاحب	" "	۲۱۰ — ۰۰
نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	" "	۵۰ — ۰۰
والدہ ظفر احمد صاحب پاشا۔	" "	۱۵ — ۰۰
نسرین ظفر صاحبہ	" "	۳۰۰ — ۰۰
نعمان عطا صاحب	گولبازار "	۲۰ — ۰۰
نادیہ اوسلو ناروے	" "	۱۴ — ۵۲
رشید احمد صاحب صابر پی۔آئی۔اے	" "	۲۵۰ — ۰۰
عبداللطیف صاحب زرگر	" "	۱۰ — ۰۰
لطیف احمد صاحب فیصلی گولڈ سمتھ	" "	۲۱ — ۵۰
مبارک احمد صاحب لودھی	" "	۱۰ — ۰۰
[illegible] فضل دین صاحب	" "	۴۵ — ۰۰
[illegible] احمد صاحب رشید بوٹ ہاؤس	" "	۵۰ — ۰۰
[illegible] صاحب معرفت راجہ نذیر احمد صاحب ظفر	" "	۱۰۰ — ۰۰
[illegible] عبدالباسط صاحب [illegible]	" "	۵۰ — ۰۰
محمد ریاض صاحب	" "	۱۰ — ۰۰
فرحت سکینہ اختر صاحبہ	دارالیمن "	۲۰ — ۰۰
والدہ خلیفہ صباح الدین صاحب	" "	۳۰ — ۰۰
منور احمد صاحب	" "	۱۰ — ۰۰
سیکرٹری صاحب مال	" "	۴۶ — ۰۰
اقبال الاحمدیہ	" "	۲۱ — ۵۰
عنایت اللہ صاحب	" "	۴۰ — ۰۰
نصرت بہن بیگم صاحبہ	" "	۵۰ — ۰۰
امۃ البصیر ارشد صاحبہ	" "	۱۰ — ۰۰
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالمالک صاحب	دارالبرکات "	۵۰ — ۰۰
اقبال الاحمدیہ	" "	۲۸ — ۰۰

(باقی)

بقیہ صفحہ ۵

(جو بگڑ چکی تھی) نے ساری کی ساری زمین اسطرح ضائع کی کہ کچھ گھوڑے [illegible] کر دی کچھ مکھاڑی کے نام کر دی اور کچھ اور [illegible] کے نام کر دی غرض تمام زمین یوں ہی ختم ہوئی اور [illegible] کی بے پرواہی تھی اپنی اولاد سے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسکو اس حالت میں پہنچایا۔ آخر میں فرمایا اس لئے یہ زمین میرے کام نہ آئی اللہ تعالیٰ میری اولاد کو ہدایت کی راہ اختیار کرنے کی توفیق دے

پھر محترم حاجی صاحب مرحوم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت سے فیضیاب ہونے اور اولاد کی صحیح تربیت کے لئے ربوہ میں رہائش اختیار کر لی ربوہ میں آخر دم تک رہے اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال بھی تھے اور باوجود ضعیف ہونے کے جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی بھی دیتے ربوہ میں آپ نے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا ہمیشہ سب کی عزت کی اور اسی وجہ سے محلہ کے سب لوگ آپ کی عزت کرتے تھے آپکی رہائش محلہ دارالصدر جنوبی میں تھی جہاں اکثر مبلغین کرام رہتے ہیں ان مبلغین میں سے جس کو بھی آپ سے واسطہ پڑا ہمیشہ آپکو نیک اور راستباز پایا اور اکثر اہالیان محلہ آپ کی مدح میں رطب اللسان ہیں

غرض محترم حاجی صاحب مرحوم ایک نافع وجود تھے ہر ایک آپ سے فائدہ اٹھاتا جیسا کہ ایک سایہ دار درخت سے ہر ایک فائدہ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو وہ اپنے جوار میں جگہ دے اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانک لے۔

اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم مشہود احمد منشا الیکٹرشین ربوہ ایک عرصہ سے لبارضہ ڈبل نمونیا بیمار چلا آرہا ہے۔ آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ آمین

(ڈاکٹر شریف احمد رفیع الضیاء اللہ دارالنصر وسطی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد صاحب کئی روز سے بلڈ پریشر وغیرہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ وحید احمد ابن مکرم شیخ نذیر احمد صاحب پرنٹر کلاتھ ہاؤس صدر بازار کراچی)

(۳) میری اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صوبیدار کرم دین دارالنصر غربی۔ ربوہ)

(۴) خاکسار کے خلاف ایک کیس چل رہا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل میری باعزت بریت ہوئی الحمد للہ۔

خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد انور ہاشمی سٹیٹ سیکرٹری انسپکٹر کنٹونمنٹ بورڈ اوکاڑہ چھاؤنی)

(۵) خاکسار کے بیوی بچے بیمار ہیں۔ حال ہی میں بیگم صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے اور بچی پیدا ہوئی ہے بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نفیسہ تجویز فرمایا ہے۔ قارئین الفضل سے زچہ و بچہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(شریف احمد مربی سلسلہ مقیم بہاولپور)

دعائے لغم البدل

عزیزم منور احمد مرزا کی بیٹی صادقہ عطیہ بعمر ۱۲ ماہ بقضائے الٰہی کراچی میں انتقال کر گئی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر کی توفیق دے اور اپنے معاوضہ سے انہیں لغم البدل عطا فرمائے آمین۔

(بیگم مرزا مبارک احمد حیدر آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تین روزہ سیمینار۔ بقیہ صفحہ اوّل)

ہر دو ترانوں کے پڑھے جانے کے دوران جملہ حاضرین باادب کھڑے رہے۔

اس کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب ناصر نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم مولانا اسمٰعیل منیر صاحب کے افتتاحی خطاب سے سیمینار شروع ہوا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب نے ماریشس کے تاریخی اور جغرافیائی حالات کے بارے میں اپنا مقالہ پڑھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس ملک کی آبادی قریباً ایک ملین اور رقبہ قریباً ایک ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ ابتدا میں اس غیر آباد جزیرے پر پرتگالی آئے پھر ڈچ آئے۔ بعد ازاں فرانسیسیوں نے اقتدار حاصل کیا اور آخر کار انگریزوں نے حکومت کی جو بعد ازاں ملک کو آزاد کر کے چلے گئے۔ تاہم ابھی بھی یہ ملک آئینی طور پر ملکہ برطانیہ کے زیر تسلط ہے آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ جزیرے کے اطراف گھونگے سے بنے ہوئے ہیں آبادی میں ہندو اکثریت میں ہیں۔ باقی مسلمان، عیسائی فرانسیسی آبادکار اور مخلوط النسل لوگ ہیں۔ جو افریقی غلاموں اور فرانسیسیوں کے درمیانی اختلاط نسل کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں۔

اس کے بعد مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور کا مقالہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور آجکل ماریشس میں مبلغ انچارج ہیں۔ اور یہ مقالہ انہوں نے ماریشس سے ہی بھجوایا ہے۔ اس مقالے کا موضوع ماریشس کے سیاسی اور اقتصادی حالات ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے وزیر اعظم ایک ہندو سر سیوسا گر رام غلام ہیں۔ جن کی سیاسی جماعت کا نام لیبر پارٹی ہے۔ پارلیمنٹ ۷۰ ممبران پر مشتمل ہے۔ بڑی اپوزیشن پارٹی کا نام ایم۔ ایم۔ ایم پارٹی ہے۔ ماریشس میں مذہبی عقیدوں کی پاسداری اور رواداری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ گنا ملک کی اہم ترین پیداوار اور چینی ملک کی سب سے بڑی صنعت اور زرمبادلہ کمانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ دوسرے نمبر پر چائے ہے۔ زرمبادلہ کا ایک اہم ذریعہ سیاحوں کی آمد ہے۔ ۱۹۷۹ء میں ملک میں ہزارہا ٹورسٹ آئے۔

یاد رہے کہ ملک کی کل آبادی دس لاکھ سے کم ہے۔ چونکہ ملک بہت خوبصورت ہے۔ اس لئے سیاحوں کی آمد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ ملک کی اقتصادی حالت اچھی ہے۔ حکومت کی طرف سے غرباء، بیوگان اور بوڑھوں کو گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک نظام کے تحت ہر پرائیویٹ ملازمت کرنے والے کو بھی حکومت پنشن دیتی ہے۔ معیار زندگی اچھا ہے۔ قریباً ہر گھر میں ٹی وی موجود ہے۔ تنخواہیں اعلیٰ اور معیاری ہیں۔

ان دونوں مقالوں کے بعد مکرم اسمٰعیل منیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ تقریب جو کہ ساڑھے پانچ بجے شروع ہونی تھی۔ مغرب کی اذان کے قریب ختم ہوگئی۔ طلباء کی حاضری معقول تھی۔

اجلاس سٹینڈنگ فنانس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے صبح مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ ممبران کرام سے درخواست ہے کہ اجلاس میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی

ایک پروجیکٹر برائے فروخت

ایک پروجیکٹر معہ چند سلائیڈ: قابل فروخت ہے۔ گھر بیٹھے ربوہ اور ممالک بیرون کے قابل دید مناظر دیکھے جا سکتے ہیں خواہشمند احباب پتہ ذیل پر تشریف لائیں۔

سیر الیکٹرانکس متصل ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

مربیان و معلمین سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں۔ اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

نیز ان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار کئے بغیر فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور

فون 410974 / 418645 اندرون

پروپرائیٹر: میاں خطیم قادر اینڈ سنز

مشہور منجن

دانتوں کی مضبوطی اور جلا کے لئے

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۲۱

فون گھر نمبر ۴۳۱

ریلوے روڈ

بالمقابل

ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار۔ ربوہ

کو

یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴